بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے درد نقرس میں خدا کے فضل سے کمی ہے۔ اور حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار۔ نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

— حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

— نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جلسہ نارووال ضلع گورداسپور میں شمولیت کے لئے مولوی احمد علی صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب کو نارووال بھیجا گیا۔

— مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ماہانہ اجلاس بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوا جس میں عبد الحمید صاحب سعید فضل عمر ہوسٹل۔ مولوی شریف احمد صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد [illegible] | ۱۱ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۱۱ نومبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۶۵

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

چندہ جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ

سلسلہ کے ایک نہایت اہم خرچ کے متعلق افسوسناک بے توجہی

قادیان کا مبارک سالانہ اجتماع جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت رکھی حسب اصول آئندہ ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہونے والا ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس اجتماع کی برکات اور فیوض سے ہر وہ احمدی اچھی طرح آگاہ ہے۔ جسے کبھی اس میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ اور اس نے حصول فیوض کی کوشش کی۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع عام جلسوں کیطرح نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کے ذریعہ اس لئے رکھی گئی ہے کہ مرکز احمدیت میں کم از کم سال میں ایک دفعہ وہ لوگ جمع ہوں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کی خاطر احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اور اپنی رضا و رغبت سے اشاعت و حفاظت اسلام کی ذمہ واری اٹھائی۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانے اور پیاری سے پیاری چیز قربان کر دینے کا وعدہ کیا۔ تا کہ خدا تعالےٰ کے مامور اور آپ کے خلیفہ اور دیگر بزرگان کی صحبتوں سے فیضیاب ہوں۔ اور ان کے پُر تاثیر اور روحانیت افزا وعظ و نصائح سے اپنے ایمان تازہ کریں۔ اور جو عہد انہوں نے احمدیت قبول کرتے ہوئے کیا اسے بہتر سے بہتر صورت میں پورا کر سکیں۔ چنانچہ جب سے اس اجتماع کی بنیاد پڑی ہے۔ اس مقصد کی خاطر خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے احباب جماعت ہر سال جوق در جوق شامل ہوتے رہے ہیں۔ اور ہر نئے سال گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ روز بروز جماعت کے اخلاص اور اس کی تعداد میں اضافہ فرماتا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قدر عظیم الشان اجتماع کے قیام اور خورونوش وغیرہ کا انتظام کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ اس کے لئے کافی روپیہ کافی وقت اور کافی کارکنوں کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب ناظر صاحب بیت المال جلسہ سالانہ سے کافی عرصہ قبل چندہ کی تحریک شروع کر دیتے ہیں تا احباب جماعت اس چندہ کو بھی دوسرے لازمی چندوں کے ساتھ باقساط مرکز میں بھیجتے رہیں لیکن یہ بات نہایت افسوسناک ہے۔ کہ حسب اطلاع جناب ناظر صاحب بیت المال اس اکتوبر تک جلسہ سالانہ کا جو چندہ وصول ہوا ہے وہ صرف ۹۴۰۰ روپے ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ یہ رقم نہ صرف گذشتہ سال کے جلسہ سالانہ کے اخراجات سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتی۔ بلکہ گذشتہ سال اس تاریخ تک جس قدر رقم وصول ہوئی تھی اس سے بھی کم ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال ۳۱ اکتوبر تک ۹۸۳۲ روپے وصول ہوئے تھے۔ اور کل خرچ گذشتہ سال کا ۴۸۷۶۴ روپے تھا۔ احباب کرام غور فرمائیں۔ کہ اگر چندہ جلسہ سالانہ فراہم کرنے میں غیر معمولی کوشش اور سعی نہ کی گئی۔ تو پھر اخراجات کا مہیا ہونا کیونکر ممکن ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس چندہ کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے جلد سے جلد کامیاب کوشش کی جائے۔ اور اب اس چندہ کی ادائیگی میں قطعاً تاخیر نہ کی جائے۔

گذشتہ ایک سال جب جلسہ سالانہ کے چندہ کی فراہمی میں اسی طرح کوتاہی سرزد ہوئی۔ جس طرح اس سال نظر آ رہی ہے۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ”سب سے پہلے میں قادیان کی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں وہ اس چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت پر پہلے بھی کئی قسم کے بار ہیں مگر یہ بار بھی انہی باروں میں سے ہے۔ جنکو جماعت نے اٹھانا ہے اور یہ اسی طرح دُور ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو اس کام کو بند کر دیا جائے۔ یا پھر چندے میں فراخدلی سے حصہ لیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کو کسی صورت میں بھی بند نہیں کیا جا سکتا اور جب اسے بند نہیں کیا جا سکتا۔ تو یہی صورت رہ جاتی ہے۔ کہ ہم اس بوجھ کو اپنی طاقت کے مطابق اٹھا لیں۔ اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس چندے کی طرف خاص توجہ کریں۔“

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ”اگر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے متواتر ہفتے میں دو تین دفعہ ایسے اعلان ہوتے رہیں۔ کہ فلاں فلاں جماعت نے جلسہ سالانہ کا چندہ دے دیا ہے۔ اور فلاں فلاں جماعت نے نہیں دیا۔ یا بہت کم دیا ہے۔ اسی طرح چندہ میں نمایاں طور پر حصہ لینے والی جماعتوں کے نام شائع ہوتے رہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں جو جماعتیں سست ہیں وہ ہوشیار ہو جائیں۔ اور جو جماعتیں تو چست ہیں۔ مگر ان کے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ سست ہیں۔ ان کے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ ہشیار ہو جائیں ..... اس کے لئے تو اس طرح شور ڈال دینا چاہیئے۔ کہ جماعت کے ہر فرد کو احساس ہو جائے کہ مجھے اپنے فرض کی ادائیگی کا فکر کرنا چاہیئے۔“

چونکہ اخراجات جلسہ کے لئے روپیہ کی بہت ضرورت ہے۔ گرانی ویسی ہی ہے۔ جیسی گذشتہ سال تھی۔ اور اس وقت تک جو رقم وصول ہوئی ہے۔ وہ اخراجات کے مقابلہ میں نہایت ہی قلیل ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں جماعت احمدیہ اخراجات جلسہ کے متعلق اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دے وہاں اسے توجہ دلانے کے لئے بھی وہ طریق اختیار کیا جائے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے متعلق حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ”اگر

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اخبارِ احمدیہ

تقرر امیر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ پٹیالہ کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے واسطے شیخ محمد کرم الٰہی صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلےٰ قادیان

درخواست ہائے دعا (۱) مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ دہلی میں داخل ہسپتال ہیں۔ عنقریب ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (۲) منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ بیمار ہیں (۳) ماسٹر قمر الدین صاحب ٹیچر ہائی سکول بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لنڈن سے روانگی مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سید بشیر احمد صاحب ابن مکرم سید عبد الحی صاحب آف منصوری لنڈن سے ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب بخیر و عافیت پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

ولادت (۱) ۲۳ اکتوبر میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مولود کی درازیٔ عمر اور صحت اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی جائے۔ محمد عبد اللہ ڈار کوئٹہ (۲) اللہ تعالےٰ نے ۶ نومبر کو خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا احباب جماعت درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ حافظ محمد رمضان (۳) ۱۵ اکتوبر کو خاکسار کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نام صبیحہ بیگم تجویز فرمایا۔ حافظ مبین الحق امرتسر (۴) ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء عزیزم میاں عبد اللطیف صاحب کو اللہ تعالےٰ نے لڑکی عطا کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نام رضیہ بیگم تجویز فرمایا۔ خاکسار ظفر حسن قادیان۔

وفات (۱) ۱۷ اکتوبر کو میری بیوی صغریٰ بیگم صاحبہ کا پٹیالہ کے زنانہ ہسپتال میں انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے دو بچیاں اور ایک بچہ اپنی نشانی چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی ترقی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمود احمد کلرک جے ریلوے حیدر آباد سندھ۔ (۲) عمر الدین صاحب کمال ڈیرہ سندھ کی اہلیہ صاحبہ ۱۸ ستمبر کو وفات پا گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد لائق قادیان ہے (۳) افسوس کہ ۴ نومبر کو منشی محمد الدین صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ کی والدہ عالم بی بی صاحبہ فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ عام میں دفن کی گئیں۔ محمد یوسف (۴) میاں عبد الرحیم صاحب راولپنڈی والے ساکن دار الرحمت کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۹ نومبر کو وفات پا گئی ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ عبد الحفیظ

ختم شدہ رسید بکوں کی واپسی

بہت عرصہ سے بذریعہ اعلانات اخبار و انسپکٹران بیت المال وچٹھیات وغیرہ جماعتوں کو اس امر کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ کہ ختم شدہ رسید بکوں کے مثنے واپس کریں۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں نے جن میں کئی اہم اور شہری جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اس ہدایت کی تعمیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ایک دفعہ پھر ہر ایک جماعت کے ذمہ وار عہدہ داران کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی تمام ختم شدہ رسید بکیں دفتر ہذا

درخواستِ دعا

بیگم صاحبہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے جو درخواست دعا اخبار میں شائع ہو رہی ہے۔ اس کے سلسلہ میں تازہ اطلاع جو مکرم حمید اللہ خان صاحب نے خود لکھ کر بھیجی ہے۔ یہ ہے کہ چونکہ چند دنوں سے پھر تیز بخار ہو رہا ہے۔ اور جہاں پہلے درد ہوتا تھا وہاں پھر درد شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے کرنل بھروچہ کا ارادہ ہو رہا ہے۔ کہ پھر اپریشن کیا جائے۔ پہلے ایک ہفتہ بخار بالکل نہیں ہوا۔ اور درد بھی نہیں تھا۔ لیکن بخار ہوتے ہی درد پھر شروع ہو گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں خدا تعالےٰ خان صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا کرے اور دوسرے اپریشن کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

وقف آمد تحریک جدید کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ قاعدہ تجویز فرمایا ہے۔ کہ ایسے احباب جن کا گذارہ محض تنخواہ پر ہے۔ ان سے دو ماہ کی آمد سے زیادہ کا وقف قبول نہیں کیا جائے گا۔ لہذا جن دوستوں کا گذارہ محض تنخواہ پر ہو۔ اور انہوں نے دو ماہ سے زیادہ کی آمد وقف کی ہو۔ وہ مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کے فارم لئے وقف میں اصلاح کر لی جائے۔ آئندہ کے لئے احباب اپنی تنخواہ دو ماہ سے زیادہ وقف کرنے کی صورت میں تصریح فرمایا کریں۔ کہ کیا ان کا گذارہ محض تنخواہ پر ہے۔ یا جائداد پر بھی ہے۔

انچارج تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ان ایام کو غنیمت سمجھیں

اگر آپ نے تحریک جدید سال دہم کا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا۔ یا آپ کے ذمہ گذشتہ سالوں میں سے کسی سال کا بقایا ہے۔ یا کوئی سال خالی ہے۔ تو آپ کا پہلا فرض یہ ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء سے پہلے پہلے اپنا چندہ ادا کر کے اپنے دس سال پورے کریں۔ تا آپ کا نام تحریک جدید کے دس سالہ جہاد میں لکھا جائے۔ اگر آپ نے دس سال کا چندہ پورا ادا نہ کیا تو آپ کا نام تحریک جدید کی دس سالہ فہرست میں نہیں آسکے گا۔ پس آپ اس تھوڑے سے وقفہ کو غنیمت سمجھیں اور اپنا بقایا ادا کر دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ہندوستان کے مختلف مقامات پر سیرت النبی کے شاندار جلسے

سکندر آباد۔ ۸ نومبر مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ گذشتہ سترہ سال کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ ہندوستان بھر میں یوم النبی کے جلسے منعقد کرتی رہی ہے۔ چنانچہ ۵ نومبر کو احمدیہ جوبلی ہال میں مولوی سید بشارت احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ کیا گیا۔ مولوی عبد القادر صاحب صدیقی نے ان جلسوں کی تاریخ اور اہمیت بتلانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امن، رواداری اور قوموں میں اتحاد کے متعلق تعلیم کو مفصل طور پر بیان کیا۔ مولانا عرفانی صاحب نے اپنی مدلل تقریر میں متعدد مثالوں اور واقعات سے ثابت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم علم، سائنس اور اخلاق اور تمدن کے سرچشمہ تھے۔ اسی طرح مولوی عبد الصمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دیگر تمام انبیاء پر فضیلت ثابت کی۔ اور بتلایا کہ حضور علیہ السلام تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل نمونہ ہیں۔ ہائی کورٹ کے ایک ہندو وکیل مسٹر چوبے بی۔ اے ایل ایل بی نے اپنی شیریں تقریر میں اس بات کا اقرار کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واقعی سچائی اور دیانت داری کا مجسمہ تھے۔ آپ دنیا میں اس وقت ہدایت اور روشنی لائے جبکہ دنیا پر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ تمام پیغمبر خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی آتے ہیں۔ اس لئے تمام پیغمبروں کی عزت کرنی چاہئے۔ آپ نے سر کرشن پرشاد کی نظم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہے۔ عقیدت اور محبت کی نشانی کے طور پر پیش کیا۔ اور حاضرین کو نصیحت کی کہ وہ آپ کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کریں۔ مولوی عبد المالک خان صاحب نے نہایت فصیح الفاظ میں واقعات کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے واقعات کو بیان کیا۔ اور نہایت مختصر مگر واضح طور پر ثابت کیا کہ آپ دنیا کے نجات دہندہ ہیں۔ جلسہ گاہ ہندو مسلم معززین سے بھرا ہوا تھا۔ الحمد للہ۔

شکریہ

سیٹھ پیارے لال پنا لال آگیا رام اور وزیر چند صاحبان قادیان ان احمدی احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے سیٹھ وزیر چند صاحب کی اہلیہ کے فوت ہونے پر اظہار افسوس کیا۔

مولوی محمد علی صاحب کی حوالجات میں منشاء مطلب تحریف کرنے کی عادت

اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور مولوی عمرالدین صاحب کی شہادت

(۲)

مصری صاحب اور مولوی عمرالدین صاحب

مولوی محمد علی صاحب تحریف کی عادت قدیمہ کا ثبوت بالفاظ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری پیش کرنے کے بعد اب میں اصل مقصد کی طرف آتا ہوں اور مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف جو تین الزامات پیش کر کے ان باتوں کو جھوٹ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا قرار دیا ہے۔ ان کا جواب مصری صاحب اور مولوی عمرالدین صاحب شملوی کے الفاظ میں دیتا ہوں۔ جن کی قابلیت اور لیاقت اور معاملہ فہمی آجکل مولوی صاحب موصوف کو بھی مسلم ہے

امید ہے کہ جناب مولوی صاحب موصوف اپنے ان نئے ہواخواہوں اور مددگاروں کے رشحات قلم سے استفادہ کر کے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر جھوٹ بولنے اور افترا کرنے کا الزام لگانے میں شرم محسوس کریں گے۔ کیونکہ ان لوگوں کے جو اقتباسات میں پیش کر رہا ہوں۔ ان میں انہی باتوں کا جواب دیا گیا ہے۔ جن کو مولوی صاحب پورے جوش اور انتہائی غصہ کے ساتھ اب پیش کرتے ہوئے اپنی زمانہ حال کی تحقیق کا نتیجہ بتا رہے ہیں۔

الزام اول کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کا پہلا الزام یہ ہے کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے نبوت کی تعریف کو تبدیل کر کے دعوئے نبوت کیا" اس کے متعلق مصری صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ کی تصانیف اور تالیفات میں آپ کا مختصر مگر جامع جواب یہ ہے۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام ۵ رنومبر ۱۹۰۱ء سے قبل وحی الٰہی میں جو لفظ نبی اور رسول کا آتا اس کے معنے اور تعریف جو اپنی ذات پر چسپاں کرتے۔ اس کو محدث یا جزوی اور ناقص نبی کے معنوں میں تعبیر یا موسوم کرتے مگر ۵ رنومبر ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے نبی اور رسول کو اپنی صحیح اور قرآنی اصطلاح میں استعمال کیا۔ اور لفظ محدث جو صحیح حقیقت کو ظاہر نہ کرتا تھا ترک کر دیا۔ اور اس اعلان کے بعد آپ نے تادفات پھر اپنے حق میں لفظ محدث یا جزوی نبی اور ناقص نبی استعمال نہ کیا۔ جیسا کہ غلطی کے ازالہ کی یہ عبارات قابل توجہ ہیں۔ (طوالت کے باعث مصری صاحب کی پیشکردہ عبارت نقل نہیں کی گئی) متعلقہ اقتباسات پیش کرنے کے بعد جو ان الفاظ پر ختم ہوتے ہیں۔ کہ "میرا یہ قول من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں" مصری صاحب مولوی محمد علی صاحب کو ان الفاظ میں مخاطب کرتے ہیں (اور اب ہماری طرف سے مصری صاحب خود بھی اپنے الفاظ کے مخاطب ہیں) ہم جناب مولوی صاحب کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک غلطی کے ازالہ کے بعد کسی کتاب یا تقریر میں حضرت صاحب کے اپنی ذات کے واسطے استعمال شدہ لفظ محدث (یعنی محض محدث ناقص) یا جزوی اور ناقص نبی پیش کریں جیسا کہ ۵ رنومبر ۱۹۰۱ء سے قبل حضرت صاحب استعمال کرتے تھے۔ اگر نہیں پیش کر سکتے۔ اور ہرگز پیش نہیں کر سکتے۔ تو مولوی صاحب پر خود اتمام حجت ہو چکی۔ کہ واقعی ایک غلطی کے ازالہ نے یہ تبدیلی واقع کر دی۔ اگر جناب مولوی صاحب مسیح موعود کی تحریرات میں سے پیش نہیں کر سکتے تو اپنی اور اپنے رفقا (مصری صاحب کے پیشکردہ نام درج کرنے کی ضرورت نہیں) کی تحریرات سابقہ از مارچ ۱۹۱۴ء میں سے حضرت صاحب کے حق میں محدث یا جزوی یا ناقص نبی پیش کر دیں۔ اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو یاد رہے مارچ ۱۹۱۴ء آپ کے اور آپ کے رفقا کی تبدیلی عقیدہ کی تاریخ ہے۔ جبکہ آپ لوگوں نے حضرت صاحب کے حق میں لفظ نبی اور رسول ترک کر کے محدث اور مجدد کا لفظ اختیار کیا"!

حقیقت یہ ہے کہ نبوت کی تعریف کے متعلق تبدیل واقع ہونے کے دعوے کو "حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ بنصرہ العزیز نے ایسے قوی و زبردست دلائل سے ثابت کیا ہے"، جو مصری صاحب کے نزدیک "مضبوطی میں پہاڑ کی مانند ہیں۔ ان سے ٹکرانے والا سر کو پاش پاش کرے گا۔ مگر ان کو اپنی جگہ سے ہلانے میں قطعاً کامیاب نہ ہوگا"۔ چنانچہ اب وقت تک باوجود اس کے کہ آپ (مولوی محمد علی صاحب) نے جسقدر ممکن تھا زور لگایا مگر اسکے ایک شعشہ کو بھی غلط ثابت نہ کر سکے"

(الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۴۲ء)

"پس تبدیلی تو ایک یقینی واقعہ ہے۔ جسکو حضور نے اپنی کتاب "القول الفصل" میں بحوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰ دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے۔ اور جسکا جواب آپ (مصری صاحب کی یہاں مراد مولوی صاحب سے ہے) آج تک باوجود ناخنوں تک زور لگانے کے نہیں دے سکے۔ اور نہ آئندہ انشاءاللہ دے سکیں گے"!

مولوی عمرالدین صاحب کا چیلنج مولوی محمد علی صاحب کو

اسی ذیل میں تبدیلی عقیدہ کی تائید میں جناب مولوی صاحب کی مایہ ناز کتاب النبوۃ فی الاسلام کی تمہید کا مفصل جواب دیتے ہوئے جو چیلنج مولوی عمرالدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء کے الفضل میں دیا۔ وہ بھی اب تک مولوی محمد علی صاحب سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ "خدا کے لئے جواب دو کہ جب ۱۹۰۱ء سے پہلے نبوت پر اعتراض ہوتا ہے۔ تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں نبی نہیں بلکہ محدث ہوں۔ لیکن جب ایک غلطی کے ازالہ میں آپ لکھ دیتے ہیں۔ کہ محدثیت میں اظہار علی الغیب نہیں ہوتا۔ اس لئے میں محدث نہیں بلکہ نبی ہوں۔ اس کا کیا باعث ہے۔ کیا ایک غلطی کا ازالہ ایک ایسا اعلان نہیں۔ کہ جو محدثیت اور نبوت میں فرق کرتا ہے"۔

الزام نمبر اول کی دوسری شق کا جواب

نبوت کے متعلق مولوی صاحب بار بار ۱۹۰۱ء کا ذکر کر کے ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ثابت کرو واقعی ۱۹۰۱ء میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی۔ اور ہماری مسلمہ تبدیلی کو ۱۹۰۱ء سے مقید اور محدود اسلئے کر رہے ہیں۔ کہ بعض تحریروں سے جو اگرچہ در اصل لکھی تو ۱۹۰۱ء سے پہلے گئی تھیں۔ لیکن شائع ۱۹۰۱ء کے بعد ہوئیں۔ انکے بعض حوالوں سے بزعم مولوی صاحب انکے عقیدہ کی تصدیق ہوتی ہے اول تو جس قسم کی نبوت کا حضور علیہ السلام کو شروع سے ہی انکار تھا۔ اور آخر تک رہا۔ اسکی تصدیق میں ۱۹۰۱ء کے قریب یا اس کے بعد کے حوالجات پیش کرنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن اگر بالفرض بطور تنزل یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ ۱۹۰۱ء نہیں۔ بلکہ اس سے کچھ عرصہ پہلے یا کچھ عرصہ بعد نبوت کے مفہوم میں تبدیلی واقع ہوئی۔ تو اس سے ہمارے اصل عقیدہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اصل چیز تو تبدیلی ہے۔ تاریخ تو اس کے تابع ہے۔ نفس تبدیلی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ تاریخ کے اختلاف سے وہ باطل نہیں ہو سکتی۔" اور بالفاظ مصری صاحب "ہم تبدیلی کی تاریخ ۱۹۰۱ء اس لئے قرار دیتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہم نے حضرت صاحب کی کتب کو دیکھا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء کے قریب آپ نے دعوئے نبوت کیا ہے۔ اس لئے ہم نے تبدیلی کی تعریف اسی کو قرار دیا ہے۔ اگر آج کوئی شخص اس تاریخ سے پہلے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر دکھا دے۔ تو ہم اس کو تبدیلی کی ابتدائی تاریخ سمجھ لیں گے۔ ہمارا اس میں کیا حرج ہے۔ اگرچہ اس وقت تک نہ کوئی دکھا سکا ہے۔ اور نہ آئندہ امید ہے"۔

(الفضل ۲۷ رفروری ۲ رمارچ ۱۹۴۲ء)

شق نمبر ۳ کا جواب

انکار نبوت سے متعلق تحریروں کے سلسلہ میں ایک الزام یہ ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریروں کو منسوخ قرار دیا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے یا بعد کی تمام تحریریں یکساں طور پر قابل التسلیم ہیں۔ اور ہمارا کوئی حق نہیں۔ کہ ان کو منسوخ قرار دیں۔ البتہ یہ صحیح ہے۔ کہ نبوت کے متعلق جن تحریروں کے جن حصوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہ الہام الٰہی خود ہی منسوخ فرما دیا ان سے دلیل پکڑنا ناواجب ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے۔ کہ جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ پس انکار نبوت کے متعلق اس تحریر سے پہلے کی تحریریں محدود ہو گئیں۔ اسی طرح پہلے آپ نے لکھا کہ نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت لائے یا براہ راست ہو۔ مگر بعد میں آپ نے فرمایا کہ نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں۔ منہ ہی یہ ضروری ہے۔ کہ وہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو۔ تو اس آخری تحریر سے پہلی تحریر منسوخ ہو گئی

باقی غیر مبائعین کا یہ خیال کہ یہ عقیدہ رکھنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں ناسخ و منسوخ کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ جس سے حضور کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے تو صداقت کے پرکھنے کا یہ معیار غیر مبائعین کا خود ساختہ ہے۔ اور اس کی تطبیق کی ذمہ داری خود انہی پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعوٰے نہیں...... وحی اللہ میں واقعی کسی قسم کا تناقض نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے متعلق قرآن کریم کی صداقت کا یہ معیار بالکل صحیح ہے کہ لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو امان اُٹھ جاتا۔ لیکن حدیث الرسول یا کلام الرسول میں اختلاف ہونا اس کی صداقت میں مانع نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں لکھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اسی طرح یہ کہ اوائل میں میرا یہ عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت" وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے"۔ مگر بعد میں خدا تعالےٰ کی وحی کی بنا پر مزید علم و معرفت پا کر اپنے عقیدہ میں تبدیلی کر لی۔ الغرض حضرت اقدس کی رائے یا علم میں اختلاف و تناقض کا پایا جانا حضور علیہ السلام کی صداقت پر ہرگز کوئی حرف نہیں لا سکتا۔

بات دراصل یہ ہے کہ جیسا کہ حضور نے سراج منیر میں تحریر فرمایا ہے۔ "تواتر سے پہلے ذہنی ذہول ہو جانا اور نظر کا پھر جانا اور وحی کو نہ سمجھ سکنا ہر وقت ممکن الوقوع ہے۔ ہاں تواتر کے بعد ہر مسئلہ بدیہی ہو جاتا ہے۔ "اور انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے"۔ (اعجاز احمدی صہ ۲۴)۔ نیز "بعض اوقات خدا تعالےٰ بعض مصالح کے لئے انبیاء کے فہم و ادراک کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ تب کوئی قول یا فعل سہو یا غلطی کی شکل میں ان سے صادر ہوتا ہے۔ اور وہ حکمت جو ارادہ کی گئی ہے۔ ظاہر ہو جاتی ہے۔ تب پھر وحی کا دریا زور سے چلنے لگتا ہے۔ اور غلطی کو درمیان سے اٹھا دیا جاتا ہے"۔

چنانچہ اس معاملہ میں تواتر اور "وحی کے دریا" کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں ان الفاظ میں فرمایا۔

"بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔

بایں ہمہ دعوٰی نبوت میں حضور علیہ السلام کو کوئی غلطی نہیں لگی کیونکہ جس چیز کا نام نبوت ہے۔ اس سے آپ نے کسی زمانہ میں بھی کبھی انکار نہیں فرمایا۔

معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جانتے تھے کہ نبوت کے مفہوم میں تبدیلی بھی بعض لوگوں کو ناگوار ہوگی۔ اس لئے حضور نے یہ بھی فرمایا کہ "جب تک مجھے اس کا علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا۔ جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے خلاف کہا۔ میں انسان ہوں۔ مجھے عالم الغیب ہونے کا دعوٰے نہیں بات یہی ہے جو شخص چاہے۔ قبول کرے یا نہ کرے"۔

(حقیقۃ الوحی صہ ۱۶۰)

مولوی محمد علی صاحب کا دوسرا اور تیسرا الزام

مولوی صاحب کے الفاظ میں ان کا دوسرا الزام یہ ہے کہ "میاں صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح موعود ۱۹۰۱ء میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا"۔ اور تیسرا یہ کہ" میاں صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں مہینوں بھر یہ چرچا رہا تھا کہ آپ کا اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے ساتھیوں پر افترا ہے"۔

اصولی جواب

ان دونو الزامات کا اصولی جواب تو یہ ہے۔ کہ جب تبدیلی کا واقع ہونا ثابت ہو گیا۔ تو تبدیلی کا ذکر خواہ تبدیلی کرنے والے کی طرف سے ہو۔ خواہ اس کے ساتھیوں کی طرف سے۔ یا آپس میں ایک دوسرے سے یہ محض ایک ثانوی چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی۔ اور یقیناً کی۔ اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ لیکن بایں ہمہ واقعات کی روشنی میں بھی اس حقیقت کا اظہار ہوا۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں پر اتمام حجت کے لئے خدا کی قدرت دیکھئے کیسے صریح الفاظ میں خود مصری صاحب اس امر کی شہادت پیش کرتے ہیں:۔

مصری صاحب کی شہادت

مصری صاحب لکھتے ہیں۔ "ہمیں خوب یاد ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء میں جب یہ اشتہار شائع ہوا۔ اور پشاور میں پہنچا تو ایک دن جناب خانصاحب مولوی غلام حسین پشاور نے بعد از درس قرآن رات ۸ یا ۹ بجے کے قریب فرمایا کہ حضرت صاحب نے ایک اشتہار بھیجا ہے۔ اور اپنے کسی فرزند عبدالعزیز خان یا عبداللہ جان کو کہا کہ گھر جاؤ اور میرے سرہانے تکیہ کے نیچے ایک دو ورقہ بڑی تقطیع کا اشتہار پڑا ہے۔ اور اس پر ایک غلطی کا ازالہ لکھا ہے۔ لے آؤ۔ جب وہ آیا تو غالباً عبدالاکبر خان نے وہ پڑھ کر سنایا۔ جناب مولوی صاحب تو پہلے سے ہی پریشان نظر آتے تھے۔ مگر سننے والے بھی حیرت میں محو ہو گئے اور دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ کہ اب کیا ہوگا .... ۱۹۰۲ء میں جناب محمد عجب خان آف زیدہ ضلع پشاور نے اس اشتہار کے بعد چند سوالات کئے۔ جن کے جوابات جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے دیئے۔ اگرچہ سارے سوالات اور جوابات ایسے ہیں کہ گویا غیر مبائعین کی طرف سے سوالات ہیں اور ہماری طرف سے جوابات۔ مگر ایک سوال اور اس کا جواب لیتا ہوں جو تبدیلی کے متعلق ہے۔ کہ کیا وحی اور رسول احمد نبی اللہ کے الفاظ کی تعبیر بالفاظ الہام و ملہم یا مجدد و محدث درست نہیں تھی۔ جیسا کہ اس سے پہلے ہوتا رہا۔ دیکھئے کیسے صریح الفاظ میں جناب خان صاحب نے شہادت دی ہے۔ کہ اشتہار (ایک غلطی کے ازالہ) سے پہلے لفظ الہام اور ملہم یا مجدد و محدث استعمال ہوتا رہا مگر اب اس اشتہار نے بجائے الہام لفظ وحی اور بجائے ملہم و محدث لفظ نبی اور رسول قائم مقام کر دیتے ہیں۔ اس کے جواب میں جناب مولوی محمد احسن صاحب فرماتے ہیں یہ سب الفاظ قریب قریب مترادف اور دونو طرح تعبیر کرنا درست ہے۔ اور ہر دو تعبیر کتاب اور سنت صحیحہ میں موجود ہے۔ ہاں عوام علماء کے خیالات اس کے خلاف تھے۔ اور چونکہ ایسے خیالات عظمت شان خاتم النبیین موہم ابتریت کے تھے۔ کیونکہ ایسے خیالات سے سلسلہ کمالات نبوت حضرت خاتم النبیین کا بالکل منقطع ہو جانا مفہوم ہوتا تھا۔ اور ایسے خیالات سے آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کی شان گھٹتی تھی۔ لہذا یہ ضرورت ان تغیرات کیلئے مقتضی ہوئی۔ کیونکہ ایک مقصد عظیم مقاصد میں سے مسیح موعود سے عظمت شان آنحضرت صلعم کا دنیا پر ظاہر کرنا بھی ہے"۔ (الفضل ۲۲ ستمبر)

مولوی عمر الدین صاحب کی طرف سے جواب

اس کا دوسرا جواب مولوی عمر الدین صاحب کی زبان سے سنیئے۔ لکھتے ہیں۔

"آپ کی جملہ تصانیف میں جو کیفیت اپنی نبوت کی بیان کی گئی ہے۔ وہ فی الحقیقت نبوت ہے۔ اور آپ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے میری وحی میں نبی اور رسول کہا گیا۔ اس لئے جواب دینے والے کا (ایک غلطی کے ازالہ کے سلسلہ میں) فرض تھا کہ وہ اس تفصیل کو سائل کے سامنے رکھتا لیکن اس نے بالکل انکار کر دیا۔ اس لئے کتابوں کے مطالبہ کا ذکر کیا گیا۔ اور صحبت میں تکمیل معلومات کا ذکر اس لئے کیا کہ سنہ ۱۹۰۰ء کے آخر اور سنہ ۱۹۰۱ء کے شروع میں حضرت صاحب کو نبی اور رسول کے الفاظ سے خطبات جمعہ میں یاد کیا گیا ہے۔ اور ضرور اس زمانہ میں آپ کے منصب نبوت کا چرچا ہوتا ہوگا"۔ (الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے جواب

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے اس مطالبہ کا جواب ایک غلطی کے ازالہ کے مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی ملتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "حق یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ موجود نہیں۔ بلکہ اس وقت پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں"۔

یہ جلی الفاظ یقیناً تبدیلی اور ۱۹۰۱ء میں اظہار حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی تواتر اور تصریح اور توضیح کو حقیقت الوحی صہ ۱۵۰ میں "بارش کی طرح وحی" کے الفاظ سے دہرایا گیا ہے۔

اسی غلطی کے ازالہ میں حضور فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل نہیں کر سکے.........

ان پر جب یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے۔ وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوٰی کرتا ہے۔ تو وہ اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کے متعلق حضور کی مجالس میں نبی اور رسول کے الفاظ اپنے اصلی معنوں میں استعمال ہونے شروع ہو گئے تھے۔

اب کیا فرماتے ہیں مولوی محمد علی صاحب

مولوی صاحب نے بزعم خود ان تازہ الزامات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے متعلق ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ یہ کوئی تازہ باتیں نہیں۔ جن پر اب مولوی صاحب کو اس قدر جوش آ گیا۔ بلکہ یہ پرانی ہی باتیں ہیں۔ جو ایک لمبا عرصہ زیر بحث رہیں۔ اور ان کا جواب ہماری طرف سے دیا جاتا رہا ہے۔ میں نے مولوی صاحب کے الزامات کے جوابات میں، بہت حد تک مصری صاحب اور مولوی عمر الدین صاحب شملوی کی تحریرات پیش کی ہیں۔ کیونکہ یہ ہر دو اپنی شامت اعمال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جماعت سے کٹ کر مولوی صاحب کے ہمنوا بن چکے ہیں۔ اب مولوی محمد علی صاحب سے میری درخواست یہ ہے کہ وہ بتائیں۔ کیا وہ اپنے ہر دو نئے ہوا خواہوں کو بھی یہ الزام دینے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ان لوگوں نے جب ان باتوں کے یہ جوابات دیئے۔ تو جھوٹ بولا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افترا کیا۔ شائد مولوی صاحب کو اپنے ان نئے ہوا خواہوں کی ناراضگی کا خوف لاحق ہو۔ مگر کیا ان کے یہ ہوا خواہ خود ہی اپنے متعلق یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہاں ہم نے جھوٹ بولا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افترا کیا تھا۔ اگر وہ ایسا اعلان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو صاف ظاہر ہو گا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ اور افترا کے الزام کو وہ دل سے تو مولوی محمد علی صاحب کی حرکت قبیح خیال کرتے ہیں۔ مگر ان کی امارت سے وابستگی کی وجہ سے یا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دشمنی کی وجہ سے ان کی اس حرکت سے بیزاری کا اظہار کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم بی اے۔ سینیر انگلش ماسٹر قادیان

انسپکٹران بیت المال کا دورہ

۱:۔ ضلع امرتسر۔ فیروزپور۔ منٹگمری کی جماعتوں کے معائنہ کے لئے سید اصغر حسین شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کو اور

۲۔ ضلع گورداسپور کے لئے چودھری غلام یٰسین صاحب و سید محمد لطیف صاحب انسپکٹران بیت المال کو بھیجا جا رہا ہے۔ مقامی جماعتوں کے عہدہ داران کو چاہیئے کہ ان انسپکٹران کے کاموں میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال

مجالس خدام و انصار ہفتہ تعلیم و تلقین کیلئے تیار ہو جائیں

انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر سال مشترکہ طور پر ایک ہفتہ تعلیم و تلقین کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے مسائل سلسلہ میں سے کسی اہم مسئلہ کو مقرر کر کے ہر جماعت میں ایک ہفتہ تک اس کے مختلف پہلوؤں پر درس ہوتے ہیں اور احباب جماعت کو اس مسئلہ سے پوری واقفیت دی جاتی ہے۔

اس سال یہ ہفتہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲ر تا ۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء (تا ۲۳ کو) منایا جائے گا۔ جس کے لئے "پیشگوئی اسمہٗ احمد" کا نہایت ضروری مسئلہ مقرر کیا گیا ہے۔ ہفتہ کے ہر دن کے لئے اسباق کی تعیین کر دی گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

پہلا دن۔ ہفتہ :۔ نفس پیشگوئی پر آیات قرآنیہ کی روشنی میں بحث۔

دوسرا دن۔ اتوار :۔ پیشگوئی کے متعلق کتب سابقہ (تورات و انجیل) وغیرہ میں ذکر۔

تیسرا دن۔ پیر :۔ احادیث و اقوال ائمہ متعلق پیشگوئی۔

چوتھا دن۔ منگل :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اسمہٗ احمد کی تفسیر

پانچواں دن۔ بدھ :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پیشگوئی کے پورا ہونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار

چھٹا دن۔ جمعرات :۔ غیر احمدیوں اور غیر مبائعین کے اعتراضات کے جواب

ساتواں دن۔ جمعہ :۔ دہرائی و خلاصہ اسباق۔

ان عنوانوں پر انشاء اللہ "الفضل" میں جلد از جلد مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔ اور پیشگوئی کے متعلق سلسلے کے لٹریچر کا اعلان کیا جائے گا۔ ہر جماعت کا بالخصوص مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اس نہایت اہم ضروری اور مفید تحریک کو پورے طور پر کامیاب کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہوں اور سیکرٹری سب کمیٹی کو اپنے انتظام سے مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

خاکسار:۔ خلیل احمد ناصر۔ سیکرٹری منتظمہ سب کمیٹی خدام و انصار

"کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا"

احمدیت کی تاریخ میں ۲۳ر نومبر ۱۹۳۴ عیسوی کا دن خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نزول کے لحاظ سے احترام سے یاد رکھا جائے گا۔ جبکہ مخالفین احمدیت نے جماعت کے مرکز پر اپنے تمام شیطانی اسلحہ سے مسلح یورش کی۔ اور حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ نے الٰہی منشاء کے مطابق تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ دشمن اپنے لاؤ لشکر کے گھمنڈ میں جماعت پر ایک تاریک رات لانے کی کوشش میں مصروف تھا لیکن خدا کے "موعود مہ" کے آگے اندھیرا کیسے رہ سکتا تھا کہ جس کا دور کرنے کا خود خدا تعالیٰ نے اس کی پیدائش سے بھی قبل وعدہ فرمایا تھا۔ رقت و خشیت سے پُر جماعت کے ہر مخلص کی غمناک آنکھوں نے خدا تعالیٰ کے اس وعدے کو پورے ہوتے دیکھا کہ فتح مند جرنیل کے تحریک جدید کے اجراء فرمانے پر تاریکی کے بادل غائب ہو گئے۔ اور جماعت غیر معمولی سرعت سے مشرق و مغرب۔ ہندوستان اور اس سے باہر غیر ممالک میں بڑھنی شروع ہوئی۔ اور اس کے مبلغ اکناف عالم میں پہنچ گئے۔ اور ساتھ ہی تحریک کے انیس دعاوی ازدل سے آسمانی بلندیوں کی طرف صعود بھی شروع ہو گیا۔

اس تحریک کا دس سالہ دور امسال ۲۳ر نومبر کو تکمیل پا رہا ہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تجویز کیا ہے کہ ہم خدام اس دن اپنے ساتھ دیگر احباب کو بھی جمع کر کے اپنے اپنے مقام پر اللہ تعالیٰ کی عنایت جو کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں ہمیں میسر ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی سی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی اس کا شکریہ ادا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت۔ درازی عمر اور مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اور اپنے آقا کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے عرض کریں کہ ہم آئندہ بھی حضور کے ہر ارشاد پر لبیک کہنا سعادت خیال کریں گے۔ اور قربانی کے ہر مطالبہ پر حضور ہمیں مطیع اور فرمانبردار پائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمام بیرونی مجالس اس دن پوری تیاری کے ساتھ جلسے منعقد کریں۔ قادیان میں مجلس کے زیر انتظام ۲۳ر نومبر ۱۹۴۴ء بروز جمعرات ۱۰ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں جلسہ ہو گا۔ انشاء اللہ تمام احباب اس مبارک جلسہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں ہمارے ساتھ ممکن تعاون فرمائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

خاکسار:۔ غلام یٰسین مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ کے ٹنڈر مطلوب ہیں

خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء قریب آ رہا ہے۔ اس جلسہ کی ضروریات میں سے مندرجہ ذیل کاموں کی تکمیل کے لئے ٹھیکوں کے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جو دوست کسی چیز کا ٹھیکہ لینا چاہیں وہ اپنا ٹینڈر مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۴۴ء تک دفتر ہذا میں سربمہر بھیجدیں۔ تفصیلات دفتر ہذا سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ۱۵ر نومبر تک بہر حال دفتر نظامت جلسہ سالانہ میں ٹنڈر پہنچ جانے چاہئیں ۱۵ر تاریخ کے بعد جو ٹنڈر موصول ہوں گے ان پر غور نہ کیا جائے گا۔

(۱) قلعی دیگ کا ٹھیکہ
(۲) تنور نصب کرائی کا ٹھیکہ۔
(۳) نانبائی ،،
(۴) پیڑے کرائی ،،
(۵) آٹا گندھائی ،،
(۶) باورچیوں کا ٹھیکہ
(۷) ماشکیوں ،،
(۸) خاکروبان (صفائی) ،،
(۹) روشنی کا ٹھیکہ برسہ نظامت ہائے کرائے
(۱۰) صفوں اور مصلّوں کا ٹھیکہ
(۱۱) سبزی کا ٹھیکہ
(۱۲) دودھ بھینس و بکری کا ٹھیکہ

مجلس عاملہ جلسہ سالانہ اس بات کی پابند نہ ہو گی کہ کم از کم رقم کا ٹینڈر ضرور منظور کرے۔ صرف منظور شدہ ٹنڈر کی اطلاع دی جائیگی

خاکسار:۔ محمد طفیل خان عفا اللہ عنہ ناظم سپلائی جلسہ

وصایا کی بحالی

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا ادا کر دینے کے بحال کر دی گئی ہیں:۔

(۱) شیخ اصغر علی صاحب قادیان
(۲) میاں غلام نبی صاحب مسگر۔ امرت سر
(۳) مولوی ظفر محمد صاحب۔ بوجہ معافی ملنے کے از اخراج جماعت۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

تصحیح

میرے مضمون بعنوان "حضرت ابراہیم یہودی نہیں تھے" میں غلطی سے RIPLEY کو انگلستان کا باشندہ ظاہر کیا گیا ہے۔ مگر وہ امریکہ کا عجوبہ نویس ہے۔

نصیر احمد خان ار لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

ذیل میں ان جماعتوں کے عہدہ داروں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جو ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ اس سے قبل ۲۱۰ جماعتوں کے عہدہ داروں کی منظوری بذریعہ اخبار الفضل دی جا چکی ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ ابھی تمام جماعتوں نے نئے انتخابات کر کے نہیں بھیجے۔ حالانکہ چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اس لئے ان جماعتوں کو جنہوں نے تاحال نئے انتخابات نہیں کئے۔ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ اس طرف جلد توجہ کریں۔

اگر کسی جماعت کے موجودہ عہدہ دار ہی نئے انتخابات میں روک ہوں۔ تو ایسی جماعت کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ فوراً مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کے واسطہ سے نظارت علیا میں رپورٹ ارسال کریں۔ کہ یہاں باوجود توجہ دلانے کے عہدہ داروں کا نیا انتخاب نہیں ہوا۔ اور اس جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کا فرض ہے کہ یا تو اس کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر نیا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ یا وہ لکھیں۔ کہ فلاں وجہ سے نیا انتخاب نہیں کیا جا سکتا۔ نگران کو ایسی تحریر خود بخود روک لینے کا حق نہیں ہے۔ قواعد انتخاب تفصیلاً اخبار الفضل مجریہ ۱۶ر اگست ۱۹۴۴ء میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ انتخابات کی تمام کارروائی ان کے مطابق ہونی چاہیئے۔

(فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ قادیان)

۲۱۱- کوٹ رحمت خاں

سیکرٹری مال و تبلیغ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
" تعلیم و تربیت صوفی غلام محمد صاحب
خزانچی ملک محمد یوسف صاحب
پریذیڈنٹ بہاول شیر صاحب۔

۲۱۲- دنجوال

امیر چودھری فقیر محمد صاحب
سیکرٹری مال " علی محمد صاحب
" تبلیغ " عبدالعلی صاحب
" تعلیم و تربیت " غلام حسین صاحب
" امور عامہ " نور محمد صاحب
امین فقیر محمد صاحب

۲۱۳- دھیر کے کلاں

پریذیڈنٹ چودھری رحمت خاں صاحب
سیکرٹری تبلیغ " محمد خاں صاحب
" مال " رحمت خاں صاحب
" امور عامہ " رحمت خاں ولد حسن محمد صاحب

۲۱۴- صدر حیدر آباد سندھ

پریذیڈنٹ شیخ علم الدین صاحب
سیکرٹری مال و محاسب ماسٹر رحمت اللہ صاحب
آڈیٹر بابو احسان اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت چودھری محمد ابراہیم صاحب
" تبلیغ " "

۲۱۵- عالم گڑھ

پریذیڈنٹ۔ میاں عبدالغنی صاحب

۲۱۶- سنام

پریذیڈنٹ عزیز الدین صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ حبیب اللہ خاں صاحب
" تعلیم و تربیت " "
محاسب منشی جمیل الرحمن صاحب

۲۱۷- بٹھنڈہ

پریذیڈنٹ و محاسب منشی کریم بخش صاحب
جنرل سیکرٹری۔ امین۔ محمد اقبال صاحب
سیکرٹری مال محمود الٰہی صاحب
" دعوۃ و تبلیغ شیخ محبوب حسین صاحب

۲۱۸- سنگرور

پریذیڈنٹ۔ امین سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ مولوی رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال و محاسب۔ غلام رسول صاحب
" تعلیم و تربیت " "

۲۱۹- گجو چک

پریذیڈنٹ چودھری سلطان علی صاحب
سیکرٹری مال ماسٹر عبدالکریم صاحب
خزانچی چودھری الہ دین صاحب

۲۲۰- سوہاوا

پریذیڈنٹ چودھری محمد عبداللہ صاحب
سیکرٹری مال میاں محمد علی صاحب
امین چودھری اللہ دتا صاحب

۲۲۱- پھمبیاں

پریذیڈنٹ ملک محمد دین صاحب۔
سیکرٹری مال محاسب ماسٹر غلام محمد صاحب
آڈیٹر ملک محمد الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت مولوی اللہ دتا صاحب
" امور عامہ ماسٹر غلام محمد صاحب
" دعوۃ و تبلیغ نور محمد صاحب۔

۲۲۲- ٹوپی

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ خانزادہ صفدر خاں صاحب
" تعلیم و تربیت مولوی جلال الدین صاحب
فنانشل سیکرٹری " "
سیکرٹری امور عامہ صاحبزادہ عبدالحمید صاحب
" خارجہ " عبداللطیف صاحب
آڈیٹر سید محمد منیر شاہ صاحب

۲۲۳- لکھنؤ

پریذیڈنٹ مولوی فیروز الدین صاحب
سیکرٹری مال حکیم مختار احمد صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ مرزا حسام الدین صاحب
" تعلیم و تربیت حاجی عبدالکریم صاحب
" امور عامہ امور خارجہ محمد عثمان صاحب

۲۲۴- رانچی

پریذیڈنٹ محمد دین احمد صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ ناصر احمد بال صاحب
" تعلیم و مال سید ذوالفقار علی صاحب
" امور عامہ محمد دین احمد بال صاحب

۲۲۵- پیرکوٹ

پریذیڈنٹ حکیم محمد اسماعیل صاحب
سیکرٹری مال ملک محمد شریف صاحب
" تبلیغ مولوی عبدالرحمن صاحب
سیکرٹری امور عامہ حکیم محمد اسماعیل صاحب
" تعلیم و تربیت۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب

۲۲۶- پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

جنرل سیکرٹری مرزا عبدالحمید صاحب
سیکرٹری تبلیغ صاحبزادہ محمد طیب صاحب
" تعلیم و تربیت مرزا غلام رسول صاحب
" امور عامہ و خارجہ امین۔ شیخ مظفر الدین صاحب
" مال شمس الدین خاں صاحب
" وصایا محمد الطاف خاں صاحب
سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ صاحبزادہ سیف الدین صاحب
آڈیٹر محمد خواص خاں صاحب

۲۲۷- کھیوہ

پریذیڈنٹ فضل داد صاحب۔

۲۲۸- جودھپور

پریذیڈنٹ راجہ علی محمد صاحب
سیکرٹری۔ امین بابو عطاء اللہ صاحب
محاسب محمد اسحاق صاحب

جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کے لئے اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے امراء، پریذیڈنٹ اور نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۹ر اکتوبر کا اجلاس جو مسجد احمدیہ کبوترانوالی سیالکوٹ میں ہونا قرار پایا تھا۔ بدیں وجہ منعقد نہیں ہوا۔ کہ ۵۲ جماعتوں میں سے صرف ۸ جماعتوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ اور نمائندگان تشریف لائے تھے۔ چونکہ یہ اجلاس نہایت ہی اہم ہے۔ جو کہ آئندہ ضلع وار تنظیم پر اثر انداز ہوگا۔ لہٰذا حاضرین کی متفقہ آراء کی بناء پر یہ اجلاس ۱۹ر نومبر بروز اتوار بوقت ۲ بجے شام پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں تمام امراء۔ پریذیڈنٹ اور نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء کی حاضری نہایت لازمی ہے۔ جو احباب بغیر کسی شرعی عذر کے غیر حاضر ہوں گے۔ ان کی رپورٹ مرکز میں کی جائے گی۔ اگر کوئی صاحب مجبوراً حاضر نہ ہو سکیں۔ تو اپنا نمائندہ بھیج دیں نیز امراء صاحبان کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ اپنے علاقہ کا دورہ کر کے اپنے متعلقہ عہدیداروں پر اس امر کی اہمیت واضح فرما دیں۔ اور وہ اپنے علاقہ کے عہدیداروں کی حاضری کے ذمہ وار ہوں گے

المعلن:۔ خاکسار غلام رسول جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ

دواخانہ خدمت خلق کے متعلق ایک قابل قدر شہادت

مکرمی محترمی جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری تحریر فرماتے ہیں: ہمیں دواخانہ خدمت خلق قادیان سے اکثر اوقات مختلف ادویہ خرید نا رہا ہوں تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس دواخانہ کی ادویہ منیجر صاحب خاص کوشش سے عمدہ اور تازہ مہیا کرتے ہیں اس دواخانہ کی مشہور دوائی "فضل الٰہی" میں نے اپنے گھر میں استعمال کروائی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسم بامسمیٰ ثابت ہوئی ہے۔ قیمت مکمل کورس مولہ روپے ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان

وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب سے مودبانہ درخواست ہے۔ کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ

یہ گولیاں پیشاب کے جملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی پانچ گولیاں

نوٹ:۔ زد جام عشق ختم ہے۔ ہفتہ عشرہ تک تیار ہوگی۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حسن نکھار

چہرہ کی چھائیوں۔ داغوں۔ کیل۔ مہاسوں پھنسیوں کو دور کرنے کے لئے ہزاروں بہنیں استعمال کرتی ہیں۔ قیمت فی شیشی کلاں ۲/۸/۰ روپے۔ خورد ۱/۴/۰

ڈسٹری بیوٹرز افضل برادرز قادیان

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اعلان

چونکہ بمقدمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنام چودھری چراغ الدین صاحب و چودھری عبد الحق صاحب و چودھری عبد الواحد صاحب باوجود بار بار اطلاع دینے کے تاریخ مقدمہ پر حاضر نہیں ہوتے۔ بلکہ لیت و لعل کرتے ہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء بوقت پانچ بجے شام چودھری غلام محمد صاحب قاضی محلہ دار الفضل قادیان کے مکان پر حاضر ہوکر مقدمہ کی پیروی کریں۔ اگر مدعا علیہم اس تاریخ پر بھی حاضر نہ ہوئے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔ ناظم محکمہ قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

فوج کے بہادروں کو مرحبا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمیں اپنی فوج کے جوانوں کو مرحبا کہنا چاہیئے جنہوں نے ہندوستان کو بچایا

اب جبکہ جاپان کے مدافعتی استحکامات ٹوٹ رہے ہیں اور جاپانی فوجوں کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے، ہمیں اُن لوگوں کا احسان ماننا چاہیئے جنہوں نے یہ کام انجام دیا ہے .... ہمیں اُن لوگوں کا شکر گزار ہونا چاہیئے جو ہماری آزادی کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ اُن کے ذمے ایک دشوار کام تھا جسے اُنہوں نے نہایت شاندار طریقے پر انجام دیا۔

کوہیما کے جنگل، پالیل کی ڈھلانیں، انگرول کے پہاڑی راستے۔ اب یہ نام خبروں میں نہیں آتے مگر اُن بہادر لوگوں کے ذہن میں مدت تک رہیں گے جو وہاں موجود تھے، جنہوں نے ان کے لئے جنگ کی اور انہیں دوبارہ سر کر لیا۔

ہمارے جوان کیچڑ میں لت پت، پسینوں سے چپچپاتے مسلسل بارشوں میں شرابور ہوتے اور اپنے ہتھیاروں اور سامان سے لدے ہوئے ناقابل گزر راستوں پر لڑے۔

اُنہوں نے یہ سب کچھ کس طرح برداشت کیا؟ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ مگر اُنہوں نے یہ سب کچھ برداشت فرما گیا۔ اس جنگ میں قوت برداشت ہی کا مقابلہ تھا۔ یہ تھے وہ حالات جن کے درمیان ہمارے نوجوانوں نے جاپان کی سرپھری فوجوں کا مقابلہ کیا اور اُنہیں شکست دی۔

ہمیں اپنے جوانوں کو مرحبا کہنا چاہیئے جنہوں نے ثابت کر دیا کہ ہم جاپانیوں کو ہرا سکتے ہیں۔

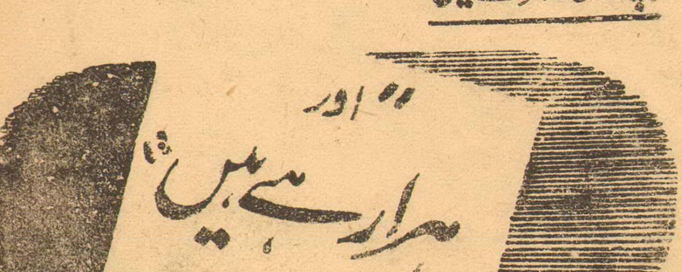

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

AAA1309

پانچ روپے میں ایک ہزار لوگوں کو تبلیغ

(قبر کے عذاب سے بچو)

سرور انبیا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کئے بغیر مرا۔ وہ یقیناً جہالت کی موت مرا۔ اور حضور نے امام زمان کی یہ نشانی بتائی ہے۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا جائیگا۔ اسلامی صدی کے شروع میں ظاہر ہوگا۔ اور اہل اسلام دنیا میں آشکار کرے گا۔ اس کے مطابق خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مقرر فرمایا۔ جو لوگ ان کو صادق نہیں مانتے۔ انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم سے بیس ہزار روپیہ انعام لو۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو۔ کہ مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئیں گے۔ اور یہ سوال کریں گے۔ کہ تو نے اپنے زمانہ کے امام کو مانا یا نہیں ماننے والے کے لئے جنت ہے۔ اور نہ ماننے والے پر اسی وقت عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے فوراً اس زمانہ کے امام کے دعوے و تعلیم کے متعلق لٹریچر جو مفت مل سکتا ہے منگوا کر اپنا اطمینان کرلو۔ ہمارے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے عزیز غیر احمدی خویش و اقارب کو یہ اشتہار بتلائیں۔ اور اسکی حقیقت سمجھائیں۔ اور اپنا تبلیغی فرض ادا کریں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نوٹ:۔ ایسے ایک ہزار اشتہارات کی قیمت پانچ روپے ہے۔ سیدنا مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخری تنبیہ فرما دی ہے۔ اس لئے ہماری جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ چیت ہو جائیں۔ اور اپنے علاقہ میں یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کرائیں۔

واشنگٹن ۹ نومبر فلپین میں لیٹے کے جزیرہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے امریکن فوجیں آرمر کی بندرگاہ سے ۵ امیل دور رہ گئی ہیں۔ جاپانی فوجوں کو چونکہ کمک پہنچ گئی ہے۔ اسلئے وہ پہلے سے زیادہ زور سے مقابلہ کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۹ نومبر یونائیٹڈ سٹیٹس کے ہوائی بیڑہ کے کمانڈر نے بیان کیا کہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ جاپانی فائٹر کس تیزی سے بنا رہے ہیں۔ مگر یہ بات ظاہر ہے کہ جتنی تیزی سے ہم ان جہازوں کا خاتمہ کریں گے۔ اتنے ہی کم جہاز مقابلہ پر آئینگے

واشنگٹن ۹ نومبر بحرالکاہل میں نہایت اہم واقعات رونما ہونے والے ہیں۔ کیونکہ برطانوی بیڑہ بہت جلدی اس اکھاڑے میں داخل ہونے والا ہے۔

کانڈی ۹ نومبر برما میں اراکان کے مورچے پر جاپانیوں کو ایک مضبوط چوکی سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن ۹ نومبر آخن کے قریب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

امریکی فوجیں ۳ میل اور آگے بڑھ گئی ہیں ۱۴ شہروں کو آزاد کرا لیا گیا ہے۔ امریکن فوجیں زادر دکن سے ۳۵ میل دور رہ گئی ہیں

لنڈن ۹ نومبر آخن کے ۱۲ میل شمال کی طرف بمباری کر کے جگہ جگہ آگ لگا دی گئی

لنڈن ۹ نومبر ہالینڈ میں برطانوی دستے دریائے ماس کے جنوب میں جرمن سپاہیوں کا صفایا کر رہے ہیں۔

لنڈن ۹ نومبر جزیرہ دال کرن میں کینیڈین دستے دشمن کی آخری چوکیوں کو برباد کر رہے ہیں۔

ماسکو ۹ نومبر تازہ خبروں سے پتہ لگا ہے کہ ہنگری میں بوڈاپسٹ پر حملہ کرنے کے لئے روسی فوجیں تیاری کر رہی ہیں

لنڈن ۹ نومبر اٹلی کے مورچہ پر موسم کی خرابی کی وجہ سے رکاوٹ پڑی ہوئی ہے

کانڈی ۹ نومبر اراکان کے علاقہ میں بوتھیڈانگ کے آس پاس ہماری فوجوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ہماری توپیں بھی اس مورچے پر زور شور کی گولہ باری کر رہی ہیں۔ ہماری فوجوں نے دریائے اراکان کو پار کر کے شوگو پر قبضہ کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۹ نومبر آج شام سنٹرل اسمبلی میں غذائی حالت پر بحث تین دن کے بعد ختم ہو گئی۔ فریق مخالف کی دو ترمیمیں منظور کر لی گئیں۔ ایک ترمیم یہ تھی کہ زائد اور کم غلہ پیدا کرنے والے صوبوں میں تعلقات اور زیادہ بہتر قائم کئے جائیں۔ دوسری ترمیم یہ تھی کہ بیج پر نفع اڑا دیا جائے۔ اور کسانوں سے اچھا برتاؤ کیا جائے۔ فوڈ ممبر سر جوالا پرشاد نے بعض اور ترمیموں کو نامنظور کرتے ہوئے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں یہ ترمیمیں منظور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسمبلی نے محکمہ فوڈ کی مذمت کی ہے

لنڈن ۹ نومبر مغربی مورچے کے متعلق خبر ہے کہ تیسری امریکن فوج نے نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ حملہ نہایت خراب موسم میں کیا گیا ہے تاہم امریکن فوج دریائے سیل کی وادی میں بڑھ رہی ہے

لنڈن ۹ نومبر ہالینڈ میں دریائے ماس کے نچلے حصے میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۰ نومبر جنرل سٹلویل کی واپسی ایشیا پر غلبہ کے پروگرام میں روس کی فتح ہے۔ اور اس کا اگلا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مارشل چیانگ کائی شیک کی گورنمنٹ ٹوٹ جائے گی اور روس جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈانالڈ جو امریکہ کے بورڈ اسلحہ ساز کے افسر اعلیٰ رہ چکے ہیں چین واپس جا رہے ہیں۔ تاکہ چین کو پھر جنگ میں شامل کرنے کے لئے جنرل ہرلے کی امداد کریں

نئی دہلی ۹ نومبر مرکزی اسمبلی میں خوراک پر بحث کے دوران میں مسٹر نیوگی نے کہا۔ کہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پچھلے سال بنگال میں ۱۳ لاکھ اشخاص بھوک سے مر گئے۔

کراچی ۹ نومبر ستیارتھ پرکاش پر حکومت سندھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah